مقالات

تحریر: الدکتور محمد عجاج الخطیب
ترجمہ: جناب محمد مسعود عبدہٗ

قسط (۲۳)

اسماء و صفاتِ باری تعالیٰ

"اسماء اللہ الحسنیٰ" کے معانی

۳۶۔ الغفور، الشکور

"الغفور، الغفار" اسمائے مبالغہ ہیں اور ان دونوں کا معنیٰ ہے:

"اپنے بندوں کے گناہوں اور عیوب کی پردہ پوشی کرنے والا، ان کی خطاؤں اور لغزشوں سے درگزر فرمانے والا"

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"نَبِّئْ عِبَادِي أَنِّي أَنَا الْغَفُورُ الرَّحِيمُ" (الحجر: ۴۹)

"(اے نبیؐ) میرے بندوں کو خبر دے دیجئے کہ میں بخشنے والا مہربان ہوں"

حضرت ابوبکر صدیقؓ بیان فرماتے ہیں:

"انہ قال لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: علّمنی دعاءً ادعوا بہ فی صلوتی، قال: قل "اللّٰھم انی ظلمت نفسی ظلما کثیرا ولا یغفر الذنوب الا انت فاغفرلی مغفرۃ من عندك وارحمنی انك انت الغفور الرحیم"[1]

کہ "آپؓ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی، اللہ کے رسولؐ! مجھے کوئی ایسی دعا سکھا دیجئے، جسے میں اپنی نماز میں پڑھا کروں۔ آپؐ نے فرمایا، یوں کہیے: "اللّٰھم انی ظلمت نفسی ___ الخ" (اے اللہ، میں نے اپنے نفس پر بہت

---

[1] متفق علیہ ___ یہ الفاظ صحیح مسلم کے ہیں۔ صحیح بخاری ج ۹ ص ۲۱۱، نیز دیکھئے الاسماء والصفات ص ۵۶۔

ظلم کیا، اور آپ کے سوا گناہوں کو معاف فرمانے والا اور کوئی نہیں۔ پس مجھے معاف فرما دیجئے اور مجھ پر رحم فرمائیے، بلاشبہ آپ بخشنے والے مہربان ہیں!")

فقیہ قاضی الحلیمی کہتے ہیں:

"الغفور" اور "الغفار" وہ ذات ہے جو اپنے بندوں کے گناہوں کی انتہائی پردہ پوشی کرے اور اس کا عفو و کرم اس کے مؤاخذہ پر بھاری ہو۔"[1]

"شاکر" اور "شکور" شکر کے معنوں میں مبالغہ کے لیے ہیں ــــ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"وَكَانَ اللّٰهُ شَاكِرًا عَلِيْمًا۔" (النسآء: ۱۴۷)

"اللہ تعالیٰ قدر دان، جاننے والا ہے!"

نیز فرمایا:

"اِنَّ رَبَّنَا لَغَفُوْرٌ شَكُوْرٌ۔" (فاطر: ۳۴)

"بلاشبہ ہمارا رب بخشنے والا، قدر دان ہے۔"

قاضی حلیمی "شاکر" کا مفہوم بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"شاکر" کا معنیٰ ہے، جو اپنے اطاعت گزار بندوں کا قدر دان ہو، اس اطاعت کی بناء پر ان کی تعریف بھی کرتا ہو اور انہیں اپنے بے پایاں فضل و انعامات سے نوازتا بھی ہو ــــ جبکہ "شکور" کا معنیٰ یہ ہے کہ ایسا ممدوح جو اپنی مدح و ثناء اور اطاعت کرنے والوں کو مسلسل قدر و اعتراف سے نوازے ــــ چاہے یہ اطاعت کمتر درجہ کی ہو یا اعلیٰ درجہ کی!" (الاسماء والصفات ص ۷۰)

امام خطابیؒ لکھتے ہیں:

"شکور" وہ ذات ہے جو معمولی سی اطاعت کی بھی انتہائی قدر کرے اور اس پر بہت زیادہ ثواب عطا فرمائے ــــ اپنے انعامات کی بارش تو بے انتہا کرے، مگر تھوڑی سی عبادت پر بھی راضی ہو جائے۔"

آپؒ مزید فرماتے ہیں:

"اللہ رب العزت کا اپنے بندوں کی معمولی سی عبادت و اطاعت کو بھی سراہنا اور اس

---

[1] اس کی تفصیل گزشتہ صفحات میں "الغفار" "الغفور" "الغافر" کی تشریح میں گزر چکی ہے۔ (مترجم)

پر راضی ہو جانا بندوں کے دلوں میں شوقِ اطاعت کو بڑھاتا اور ان کی حوصلہ افزائی کا سبب بنتا ہے تاکہ وہ چھوٹی چھوٹی اچھائیوں پر بھی بہت زیادہ ثواب کو دیکھ کر انہیں حقیر نہ جانیں — اس بناء پر انہیں بڑی بڑی نیکیوں کا ذوق وشوق ملے اور ان کی توفیق میسر ہو۔"

(الاسماء والصّفات ص ۷۰ - ۷۱)

سبحان اللہ، اللہ رب العزت کی شان کس قدر بلند ہے، اس کا کرم کس قدر عظیم، اور اس کا دریائے رحمت وثواب کس قدر موجزن اور بحرِ ناپیدا کنار کہ معمولی سی اطاعت کے عوض بھی بے حد و حساب اجر سے نوازتا ہے — اس کی ایک مثال درج ذیل فرمانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے:

"ابتسامك فی وجہ اخيك صدقة"[1]

"تیرے بھائی کے لیے تیرے چہرے کی مسکراہٹ بھی صدقہ ہے۔"

اسی طرح ایک اور حدیث میں ہے:

"اتقوا النّار ولو بشقّ تمرة" (متفق علیہ دیکھئے "قبسات من هدی النبوة ص۲۳")

"کھجور کا ایک ٹکڑا دے کر بھی اپنے آپ کو آتشِ (جہنم) سے بچاؤ۔"

---

[1] پوری حدیث یوں ہے:

"عن ابی ذرّ رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: تبسّمك فی وجہ اخيك صدقة، وامرك بمعروف صدقة ونهيك عن المنكر صدقة، وارشادك الرّجل فی ارض الضّلال لك صدقة، ونصرك للرّجل الرّدیٔ البصر لك صدقة، واماطتك الحجر والشّوكة والعظم عن الطّريق لك صدقة، وافراغك من دلوك فی دلو اخيك صدقة" (سنن الترمذی ج ۴ ص ۳۴۰)

"حضرت ابوذرؓ بیان فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تیرے چہرے پر اپنے (مسلمان) بھائی کے لیے مسکراہٹ بھی صدقہ ہے، تیرا نیکی کا حکم دینا بھی صدقہ ہے، تیرا برائی سے منع کرنا بھی صدقہ ہے، راہ سے بھٹکے ہوئے کسی مسافر کے لیے تیری راہنمائی بھی صدقہ ہے، ہاتھ پکڑ کر کسی نابینا آدمی کے لیے تیرا مدد کرنا بھی صدقہ ہے، رستے سے پتھر، کانٹا یا ہڈی کا ہٹا دینا بھی تیرے لیے صدقہ ہے، اور اپنے (مسلمان) بھائی کے ڈول میں اپنے ڈول سے پانی انڈیل دینا بھی تیرے لیے صدقہ ہے۔" — سبحان اللہ، ما اعظم کرمہ!

اس کا واضح مطلب یہ ہے کہ اس معمولی سے عمل کی بھی اللہ رب العزت انتہائی قدر افزائی فرمائیں گے اور اپنی رحمت و شفقت سے اس کے عامل کو جہنم کی آگ سے بچائیں گے۔ سبحان اللہ، ما اعظم شانہٗ! ـــ سچ فرمایا اللہ رب العزّت نے :

"اِنَّ رَبَّنَا لَغَفُوْرٌ شَكُوْرٌ ۔"

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں بھی تشکر و امتنان کی راہ دکھائی ہے، چنانچہ حضرت اسامہ بن زیدؓ بیان فرماتے ہیں :

"قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : من صنع اليه معروف فقال لفاعله جزاك الله خيرًا فقد ابلغ فى الثناء ۔"

(سنن الترمذی ج ۴ ص ۳۸۰، نیز دیکھئے "الاذکار" ص ۲۶۴)

"رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کے ساتھ کوئی بھلائی کی گئی، اور اس نے اس بھلائی کرنے والے سے یہ کہہ دیا کہ اللہ تعالیٰ تجھے جزائے خیر عطا فرمائے، تو اس نے گویا تشکر و امتنان کا حق ادا کر دیا ۔"

حضرت جابر بن عبد اللہ انصاریؓ بیان فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے :

"من اعطى عطاء فليجز به، ومن لم يجد فليثن فانّ من اثنى فقد شكر، ومن كتم فقد كفر، ومن تحلّى بما لم يعطه كان كلابس ثوبى زور ۔" (سنن الترمذی، ج ۴ ص ۳۷۹)

"جس نے کسی کو کوئی تحفہ دیا، تو چاہیے کہ یہ (تحفہ لینے والا بھی) اس کے بدلہ میں تحفہ دے۔ اور اگر بدلہ میں کوئی چیز نہیں پاتا تو (کم از کم) اس کا شکریہ ہی ادا کرے اور اس کی تعریف و تحسین کرے۔ بلاشبہ جس نے تحسین کی تو اس نے شکریہ (کا حق) ادا کر دیا، اور جس نے تحسین نہ کی اور اسے چھپایا تو اس نے ناشکری کی ـــ ہاں بغیر کچھ لیے تعریف کرنا (یعنی محض خوشامد، توریہ) سچائی کو جھوٹ کا لباس پہنانے کے مترادف ہے ۔"

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں شکر پر بہت زیادہ رغبت دلائی ہے! بندوں کا شکریہ ادا کرنے کو اللہ رب العزت کی شکر گزاری کا ذریعہ قرار دیا ہے۔

ارشاد فرمایا ہے :

"من لا یشکر الناس لا یشکر اللہ ۔" [1]

"جو شخص بندوں کا شکر گزار نہیں ہوتا، وہ رب تعالیٰ کا بھی شکر گزار نہیں ہوتا ۔"

"شکر" کے عام معنی "بھلائی کا اعتراف، اچھائی کے بدلہ میں اچھائی، تعریف و تحسین نیکی کے سلسلہ میں ایک دوسرے کی حوصلہ افزائی" کے ہیں۔ اس سے خیر سگالی کے جذبات کو تقویت ملتی ہے۔ محبت، دوستی، بھائی چارہ اور ایثار کی فضا قائم ہوتی ہے۔ نیز انفرادی و اجتماعی سطح پر خیر و برکت حاصل ہوتی ہے اور حسنِ اخلاق کی خوشبو پھیلتی ہے، جس سے ہر خاص و عام متاثر ہوتا ہے اور یوں اسلامی معاشرہ ایک مثالی معاشرہ بن جاتا ہے ـــــ اسی لیے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شکر گزاری کے وصف کو بہت زیادہ سراہا اور اسے بہ نظرِ تحسین دیکھا ہے، آپ کا ارشادِ گرامی ہے :

"عجباً لامر المؤمن ، انّ امره کلّه خیر، ولیس ذاك لاحد الّا للمؤمن
ان اصابته سرّاء شکر، فکان خیراً لّه ، وان اصابته ضرّاء صبر فکان
خیراً لّه ۔" (صحیح مسلم، کتاب الزہد ج ۴ ص ۲۲۹۵، حدیث ۶۴)

"مومن کا حال کس قدر عجیب ہے، اس کا ہر کام خیر ہی خیر ہے ـــ اور یہ بات صرف ایک مومن ہی کا حصّہ ہے ـــ اگر اسے خوشی ملتی ہے تو شکر کرتا ہے اور یہ شکر اس کے لیے بہتر ہے لیکن اگر اسے کوئی تکلیف پہنچتی ہے، تو وہ صبر کرتا ہے، اور یہ صبر بھی اس کے لیے خیر (و برکت) ہی کا باعث ہے"!

ہم اللہ رب العزت کے حضور دعا گو ہیں کہ اے اللہ، ہمیں اپنی نعمتوں پر حسنِ شکر، نیز اس پر محافظت کی توفیق ارزانی فرما ـــ جو رزق تو نے ہمیں دیا ہے، اس میں خیر و برکت عطا فرما اور ہمیں جہنم کے عذابوں سے بچالے ـــ آمین، ثم آمین !   (جاری ہے)

---

[1] مسند احمد، سنن الترمذی، کتاب البرّ، ج ۴ ص ۳۲۹، سنن ابی داؤد، ج ۴ ص ۲۵۵ ـــ امام ترمذیؒ نے کہا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے !